تحفہ معراج

مسائل نماز

از

صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی

ناشر

مکتبہ سلطانیہ رضویہ خوشاب

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

اہمیّت نماز

جملہ عبادات میں سب سے اشرف وافضل نماز ہی ہے دیکھئے حج زندگی میں ایک مرتبہ صاحب استطاعت پر فرض ہے۔ زکوٰۃ بھی سال میں ایک مرتبہ صاحب نصاب کو ادا کرنا ہوتی ہے۔ رمضان شریف بھی گیارہ ماہ بعد آتا ہے۔ مگر نماز وہ عبادت ہے جو ایک دن میں پانچ مرتبہ ادا کرنا ہوتی ہے۔ یہی وہ عبادت ہے جو ہر امیر وغریب، پیر وصغیر، مفلس واسیر مریض وحکیم، مسافر ومقیم ہر عاقل بالغ پر فرض ہے۔ یہی وہ عبادت ہے جسکا قرآن پاک میں ایک سو سے بھی زائد بار ذکر ہے یہ وہ مقدس عبادت ہے کہ جسکی ہر نبیؑ نے اپنی امت کو تعلیم دی۔ یہی وہ عبادت ہے جس کے متعلق حکم ہے کہ جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو اُسے نماز پڑھنے کا حکم دو۔ جب دس برس کا ہو جائے تو اسے مار کر بھی پڑھاؤ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہٖ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَلٰوتُہٗ (نسائی شریف)

قیامت کے روز سب سے پہلے بندے کا حساب نماز سے شروع ہوگا۔

حضرات محترم! نماز ہی وہ عبادت ہے جسکا حساب روز محشر سب سے پہلے ہوگا نماز ہی وہ عبادت ہے جو گناہوں سے بچنے کے لئے ڈھال ہے ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ۔

ترجمہ! بے شک نماز برائیوں اور بے حیائیوں کے کاموں سے روکتی ہے۔

گناہوں کا جھڑنا

حضرت ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موسم خزاں میں سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ خزاں رسیدہ پتے درختوں سے نیچے خود بخود گر رہے ہیں آپ نے ایک درخت کی دو شاخوں کو اپنے مقدس ہاتھوں سے پکڑ کر ارشاد فرمایا اے ابو ذر: انہوں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا جب بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر نماز پڑھتا ہے تو اس کے جسم سے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں۔ کما تھافت ھٰذا الورق عن ھٰذہٖ الشجرۃ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۸)

ترجمہ: جیسا کہ اس درخت سے یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔

میل کا دُور ہونا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا کہ تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ پانچ مرتبہ اس میں غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اس کے بدن پر کچھ میل نہ رہے گی۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

فَذَالِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

ترجمہ: یہی مثال نماز پنجگانہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی برکت سے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف صـ ۵۰)

آنکھوں کی ٹھنڈک

نماز ہی سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹھنڈک ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔

قارئین کرام! اصول ہے کہ محبوب کی ہر چیز محبوب ہوتی ہے۔ تو اب اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب عبادت یعنی نماز سے ہمیں بھی محبت رکھنی چاہیئے اور ہمیں بھی نماز پڑھنی چاہیئے۔ نماز ہی کی برکت سے مسجدوں کی تعمیر ہے صورت آذان اور صدائے تکبیر ہے نماز ہی کی برکت سے محراب و منبر کی تنویر ہے۔ نماز ہی سے خطیب کو عزت ملی، امام کو رفعت ملی۔ حفاظ کو عظمت ملی۔ نمازی کو پاکیزگی و نفاست ملی۔ اور مسلمانوں کو ایک جگہ جمع ہونے کی سعادت ملی۔ نماز ہی نے شاہ و گدا کو ایک ہی صف میں لا کھڑا کیا۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ بندہ نواز

نماز کیا ہے؟ مخلوق کا اپنے خالق کے حضور عبودیت کا اظہار، اسکی یکتائی اور بڑائی کا اقرار، اسکے رحمان اور رحیم ہونے کی یاد حسن ازل کی حمد و ثنا اس خالق کائنات بے انتہا احسانات کا شکریہ یہ ہمارے اندرونی احسانات کا عرض نیاز یہ فطرت کی آواز، بیقرار روح کی تسلی و تشفی، مضطرب قلب کی راحت مایوس دل کی آس، زندگی کا حاصل ہستی کا خلاصہ، الست بربکم کا فطری جواب

تحفہ معراج ، دین کا ستون ، کامیابی کا راز ۔

معراج مومنین

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔
ترجمہ : نماز مومنوں کی معراج ہے ۔

دین کا ستون

سرکار دو عالم کا ارشاد گرامی ہے ۔ اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ ۔ نماز دین کا ستون ہے ۔ جس طرح ستونوں کے گرنے سے عمارت گر جاتی ہے ۔ اسی طرح اس کے ترک کرنے سے دینداری رخصت ہو جاتی ہے ۔

کامیابی کا راز

ارشاد خداوندی ہے ۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی (پارہ ۳۰ رکوع ۱۶)

ترجمہ : کامیاب وہ ہے جس نے پاکیزگی حاصل کی اللہ کا نام یاد کیا اور نماز پڑھی ۔ معلوم ہوا کہ اعلیٰ ملازمتوں کے حاصل کرنے ، بینک بیلنس بنا لینے یا کار کوٹھی کے مالک ہو جانے میں کامیابی نہیں بلکہ کامیاب صرف وہ ہے کہ جس نے اپنے رب کو یاد کیا اور نماز پڑھی ۔

نماز کی برکات

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پڑھنے سے خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے فرشتے خوش پیار کرتے ہیں ۔ نماز نور معرفت ہے ۔ نماز قبولیت دعا ہے ۔ نماز باعث قبولیت ایمان ہے ۔ رزق میں برکت ہے ۔ بدن میں راحت ہے ۔ دشمن کے لئے اوزار ہے ۔

مشکلات کا حل

جب مصیبتوں کا ہجوم اور تکلیفوں کی شدت ہو تو ان سے نجات حاصل کرنے کیلئے ارشاد خداوندی ہے ۔ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ

ترجمہ: مدد مانگو صبر اور نماز سے۔
یہی وجہ تھی کہ جناب احمد مختار کو جب کبھی کوئی مشکل درپیش ہوتی تو آپ نماز کیطرف رجوع فرماتے۔ حدیث پاک ہے۔ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَنَهُ أَمْرٌ صَلَّى۔ (مشکوٰۃ صہ ۱۱۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی سخت امر پیش آتا تو آپ نماز کی طرف متوجہ ہوتے۔

جنت کی ذمہ داری

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ جل شانہٗ نے فرمایا کہ میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اور اس کا میں نے اپنے لیے عہد کر لیا ہے کہ جو شخص ان پانچوں نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے اسکو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کرونگا اور جو ان نمازوں کا اہتمام کرے اسکو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کرونگا اور جو نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اسکی کوئی ذمہ داری نہیں (ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

نماز چھوڑنے والے کیلئے وعیدیں

نماز ہی وہ بابرکت عمل ہے جس سے دنیا و آخرت میں چین نصیب ہوتا ہے اور پروانہ مل جاتا ہے اور یہی وہ عبادت ہے کہ جس کے ترک کرنے سے انسان عذاب جہنم میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد خداوندی ہے۔ کہ جب جنتی لوگ جنت میں اور جہنمی جہنم میں جائیں گے۔ تو اہل جنت جہنم والوں پر سوال کریں گے۔ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ۔ کہ تم کو کس چیز نے جہنم میں ڈال دیا۔ تو دوزخی جواب دیں گے۔ لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ۔ کہ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔
قارئین کرام: نماز کو ترک کرنے والے کی سزا تو آپ نے پڑھ لی۔ اب ذرا نماز میں سستی کرنے والے کے متعلق ارشاد ربانی سنیئے۔ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۔ جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے۔ سو یہ لوگ عنقریب خرابی پائیں گے۔ صاحب تفسیر مظہری نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول نقل فرمایا کہ۔ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۔ جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور نفسانی خواہشات کے پیچھے

پڑ گئے. سو یہ لوگ عنقریب خرابی پائیں گے ۔ صاحب تفسیر مظہری نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول نقل فرمایا کہ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ کا مطلب یہ ہے کہ نماز کو وقت گزار کر پڑھا۔ غَیّ ۔ کونسا مقام ہے. حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جہنم کے اندر یہ ایک ایسی وادی ہے کہ جہنم کی گرمی اس سے پناہ مانگتی ہے. بیہقی نے لکھا ہے کہ براء ابن عازبؓ نے فرمایا غی جہنم کے اندر ایک بدبو دار گہری وادی ہے.

قارئین کرام ور نماز کو ٹھیک وقت پر ادا نہ کرنے والا شخص فرمانِ خداوندی کے مطابق جہنم کی گہری اور بدبو دار وادی میں جھونک دیا جائے گا. تو آپ خود ہی اندازہ فرمائیں جو نماز کا سرے سے ہی تارک ہو اس کی کیا سزا ہو گی.

ایک اور ارشاد خداوندی ہے ۔ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ برادی ہے اُن نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے غافل ہیں.

"ویل" جہنم کی ایک وادی ہے جس سے جہنم کی گرمی بھی پناہ مانگتی ہے. قصداً نماز کو قضا کر دینے والے کی یہ سزا ہے.

بے نماز کی نجات کا نہ ہونا

ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا.

مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهُ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ ابْنِ خَلَفٍ ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۵۹)

ترجمہ! جو شخص نماز پر محافظت کرے گا وہ نماز اس کے لئے روز قیامت نور، برہان اور نجات ہو گی. اور جو شخص اس پر محافظت نہ کرے گا. تو نماز اس کے نور برہان اور نجات نہ ہو گی اور وہ شخص قیامت تک کے روز قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا.

بعض صحابہؓ کے نزدیک بے نماز کافر ہے.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ.

حضرت عبداللہ بن شقیقؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کسی عمل کے

کو کفر نہیں جانتے تھے۔ سوائے نماز کے۔

فائدہ :۔ بہت سی احادیث ایسی آئی ہیں کہ جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک کفر ہے اور بعض صحابہ کرام مثلاً حضرت عمر فاروق رضؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، عبداللہ بن مسعود رضؓ، عبداللہ بن عباس رضؓ، معاذ بن جبل رضؓ، ابو ہریرہ رضؓ، ابو داؤد رضؓ، کا یہی مذہب ہے۔ اگرچہ ہمارے امام اعظم اور دیگر ائمہ اور بہت سے صحابہ کرام بے نماز کی تکفیر نہیں کرتے پھر بھی کیا یہ تھوڑی اور معمولی بات ہے کہ کئی ایک جلیل القدر صحابہؓ کے نزدیک بے نماز کافر ہے۔

کفر و اسلام کے درمیان حدِ فاصل

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو کفر کے ساتھ ملا دیتا ہے۔

فائدہ :۔ اگرچہ علمائے اس حدیث کا مقصد نماز کا انکار لیا ہے۔ مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی فکر اتنی سخت چیز ہے کہ جس کے دل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی وقعت و اہمیت ہے اس کے لئے یہ ارشاد نہایت سخت ہے۔

نماز میں خشوع و خضوع

نماز میں خشوع و خضوع انتہائی ضروری ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اُعْبُدْ رَبَّکَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ
ترجمہ :۔ کہ اپنے رب کی اسطرح عبادت کر کہ گویا کہ تو خدا کو دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہ دیکھے تو وہ تو تجھے یقیناً دیکھ رہا ہے۔

آج کل ہم لوگ دوران نماز بھی اپنے ارادوں اور تصورات کو دنیا کے دھندوں میں لگائے رکھتے ہیں۔ ذرا صحابہ کرام کی مقدس زندگیوں پر نگاہ دوڑائیے۔

● حضرت حسن رضؓ کے متعلق آتا ہے کہ جب وضو فرماتے تھے تو چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔ کسی نے پوچھا یہ کیا بات ہے۔ تو ارشاد فرمایا کہ ایک بڑے بادشاہ کے حضور میں کھڑے ہونے کا وقت آگیا ہے۔

● حضرت زین العابدین رضؓ ایک دفعہ نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ گھر میں آگ لگ گئی۔ یہ نماز میں مشغول رہے۔ لوگوں نے عرض کیا تو فرمایا کہ دُنیا کی آگ سے آخرت کی آگ نے غافل کر رکھا تھا۔

● حضرت علیؓ کے متعلق آتا ہے کہ نماز کا وقت آتا تھا۔ تو چہرہ کا رنگ بدل جاتا۔ بدن پر کپکپی آجاتی، کسی نے پوچھا تو ارشاد فرمایا کہ اس امانت کے ادا کرنے کا وقت آگیا ہے۔ جسکو آسمان و زمین نہ اُٹھا سکے۔ پہاڑ اس کو اُٹھانے سے عاجز آگئے۔ حضرت علیؓ کا قصہ مشہور ہے کہ جب لڑائی میں انکو تیر لگ جاتے تو وہ نماز ہی میں نکالے جاتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ران میں ایک تیر گھس گیا۔ لوگوں نے نکالنے کی کوشش کی نہ نکل سکا۔ آپس میں مشورہ کیا کہ جب نماز میں مشغول ہوں اس وقت نکالا جائے۔ آپ نے جب نماز شروع کی اور سجدہ میں گئے تو زور سے کھینچ لیا گیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آس پاس مجمع دیکھا فرمایا کیا تم تیر نکالنے آئے ہو۔ لوگوں نے کہا وہ تو ہم نے نکال لیا۔ آپ نے فرمایا مجھے خبر ہی نہیں ہوئی۔

● حضرت عبداللہ بن عباسؓ جب آذان کی آواز سنتے تو اس قدر روتے کہ چادر تر ہو جاتی۔ رگیں پھول جاتیں۔ آنکھیں سرخ ہو جاتیں۔ کسی نے عرض کیا کہ ہم تو آذان سنتے ہیں مگر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا آپ اس قدر گھبراتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ موذن کیا کہتا ہے۔ تو راحت و آرام سے محروم ہو جائیں اور نیند اُڑ جائے۔

قابلِ توجہ

آج کے اس دور میں بعض لوگ جو علوم اسلامیہ سے کماحقہ واقفیت نہیں رکھتے

محض اپنے ذاتی مفروضے قائم کر کے کہتے پھرتے ہیں کہ نماز خدا کی ہے ہر ایک کے پیچھے ہو جاتی ہے۔

حالانکہ اہل علم حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ یہ نظریہ محض انکی خام خیالی پر مبنی ہے۔ میں ان لوگوں سے پوچھوں گا کہ مساجد تو مرزائیوں نے بھی تعمیر کی ہوئی ہیں۔ کیا آپکی نماز ان کے پیچھے بھی ہو جائے گی؟ حالانکہ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ قارئین کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ جس شخص کے دل میں سرکار دوجہان جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں ہے بلکہ اس کے دل میں آپکا بغض اور عداوت ہے اور سرکار دو عالمؐ کے فضائل و کمالات سنانے سے وہ آگ بگولہ ہو جاتا ہے اسکی پیشانی شکن آلودہ ہوتی ہے۔ اور وہ سرکار دو عالمؐ کے متعلق بازاری اور گھٹیا زبان استعمال کرتا ہے۔ اس کے پیچھے نماز ہرگز نہیں ہوتی اور جو شخص اس قسم کے امام کے پیچھے نماز پڑھے اسکی نماز واجب الاعادہ ہے۔ ایک مستند حدیث پاک ہے جس کے راوی حضرت سائب بن خلاد رضؓ ہیں۔

ایک شخص ایک قوم کا امام تھا۔ اس نے قبلہ کی طرف تھوکا۔ اور حضور اکرم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے تو آپ نے فارغ ہو کر اس قوم سے کہا کہ یہ شخص آئندہ نماز نہ پڑھائے۔ پس اس کے بعد جب لوگوں کو اس نے نماز پڑھانی چاہی تو لوگوں نے اسکو روک دیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی اسکو خبر دی تو اس نے حضورؐ سے ذکر کیا (کہ آپ نے میرے پیچھے لوگوں کو نماز پڑھنے سے روکا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! راوی کہتے ہیں مجھے گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ نے (قبلہ کی طرف تھوک کر) اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

اس حدیث میں چند باتیں انتہائی قابل غور ہیں۔

۱ یہ کہ وہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور ظاہر ہے انہوں نے قصداً بیت اللہ شریف کی بے ادبی کا ارتکاب نہیں کیا یہ فعل ان سے سہواً ہوا یا انکو معلوم نہیں تھا کہ بیت اللہ شریف کی طرف تھوکنا نہیں چاہیے۔

اور جب صحابی رسول جن کے مرتبہ کو کوئی غوث، قطب یا ابدال بھی نہیں پہنچ سکتا ان سے سہواً کعبہ کی بے ادبی ہوئی اور اس وجہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ امامت کے قابل نہ رہے۔ تو جو شخص کعبے کے کعبہ حضور پر نور

صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی اور توہین کرے اور بے ادبی بھی قصداً کرے وہ امامت کے لائق کیسے ہوسکتا ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی عالم فاضل کیوں نہ ہو۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار وہ نازک دربار ہے کہ جس میں معمولی سی گستاخی کرنے والا بھی اپنے تمام اعمال ضائع کر بیٹھتا ہے۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ

ترجمہ:۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بلند کرو آوازیں اپنی اوپر آواز نبی کے اور مت آواز بلند کرو ساتھ اس کے بیچ بول کے جیسا بلند کرتے ہیں بعضے تمہارے واسطے بعضے کے ایسا نہ ہو کہ کھوئے جاویں عمل تمہارے اور تم نہ سمجھتے ہو۔

یہ نمازیں انبیاء کرام کی یادگار ہیں

حضرت آدم علیہ السلام نے زمین پر آکر رات دیکھی تو گھبر گئے جب صبح ہوئی تو دو رکعت شکرانہ ادا کیں یہ فجر ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح فرزند کے عوض دنبہ پایا فرزند کی جان بچنے اور قربانی قبول ہونے پر چار رکعت شکرانہ پڑھیں یہ ظہر ہوئیں۔ حضرت عزیر علیہ السلام نے سو برس کے بعد زندہ ہوکر چار رکعت شکرانہ پڑھیں یہ عصر ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا قبول ہونے کے بعد شکر میں آفتاب کے بعد چار رکعت کی نیت باندھی مگر تین پر تھک گئے اور سلام پھیر دیا۔ یہ مغرب ہوئی۔ ہمارے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء ادا فرمائی (طحاوی شریف)

ثابت ہوا کہ پانچ نمازیں مختلف انبیاء کرام کی یادگار ہیں۔ اور یہ نمازیں پڑھنے سے ادائیگی فرض کے ساتھ ساتھ ان انبیاء کرام کی سنت پر بھی عمل ہوتا ہے۔

یہ پچاس نمازوں سے پانچ کیسے؟

صحاح ستہ کی مستند کتابوں بخاری شریف اور مسلم شریف دونوں میں یہ حدیث پاک موجود ہے اس کے علاوہ مشکوٰۃ شریف میں بھی یہ حدیث پاک موجود ہے۔

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر گزرے تو آپ نے پوچھا کہ آپکو کیا ملا۔ فرمایا ہر دن پچاس نمازوں کا حکم ملا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا حضور آپکی امت میں اتنی طاقت نہیں میں بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں اپنی امت کے لئے رب سے رعائیت مانگیئے۔
غرض کہ کئی بار موسیٰ علیہ السلام نے آپکو تخفیف کے لیئے لوٹایا اور آخر پانچ رہیں۔
تو اس حدیث پاک سے یہ بات واضح ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے وسیلہ سے ہی پچاس نمازوں سے پانچ ہوئیں۔ اب جو حضرات وسیلہ اور حیات النبی ؐ کے قائل نہیں انہیں پانچ نہیں بلکہ پوری پچاس پڑھنی چاہییں

وضو کے فرائض

۱۔ منہ دھونا ۲۔ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔ ۳۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ ۴۔ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا

وضو کی سُنتیں

پہلے نیت کرنا۔ بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا۔ دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا۔ کلی کرنا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی چڑھانا۔ داڑھی کا خلال کرنا۔ پورے سر کا مسح کرنا پے در پے وضو کرنا۔ ترتیب قائم رکھنا۔ ہر دھونے والے عضو کو تین بار دھونا۔

وضو کے مستحبات

گردن کا مسح کرنا۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھنا۔ پانی بہاتے وقت اعضا پر ہاتھ پھیرنا۔ بغیر اجازت دوسروں سے مدد نہ لینا۔ دنیا کی باتیں نہ کرنا۔

چاہو تو پانی کھڑے ہو کر پی لینا۔ وضو کے بعد کلمہ شہادت اور یہ دعا پڑھنا۔
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ۔
ترجمہ:۔ اے اللہ مجھے توبہ قبول کرنے والوں اور پاک لوگوں اور اپنے صالحین بندوں سے کر دے۔

ان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

پاخانہ، پیشاب کے مقام سے کسی چیز کا نکلنا۔ خون، پیپ یا زرد پانی کا نکل کر بدن پر بہہ جانا۔ منہ بھر کر قے کرنا۔ سہارا لگا کر لیٹ کر سو جانا۔ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔ کسی وجہ سے بے ہوش ہو جانا۔

غسل کے فرائض

۱۔ غرغرہ کرنا اسطرح کہ پانی حلق کی جڑ تک بہہ جائے۔ ۲۔ ناک میں پانی ڈالنا کہ جہاں تک نرم جگہ ہے دھل جائے۔ ۳۔ سارے بدن پر پانی بہانا کہ کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

غسل کا مسنون طریقہ

پہلے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھوئے پھر استنجا کرے۔ پھر جس جگہ نجاست ہو اسکو دور کرے۔ پھر وضو کرے اور وضو کے بعد تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر اور تین مرتبہ بائیں مونڈھے پر۔ پھر تین مرتبہ سر پر اور سارے بدن پر پانی بہائے

جن صورتوں میں غسل فرض ہے

۱۔ منی کا شہوت سے نکلنا۔ ۲۔ سوتے میں احتلام ہونا۔ مباشرت کرنا۔ عورت کا حیض سے فارغ ہونا۔ نفاس کا ختم ہونا۔

یہ غسل مسنون ہے

جمعہ کی نماز، دونوں عیدوں کی نماز کے لئے۔ احرام باندھتے وقت۔ اور عرفہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔

تیمم کے فرائض ۱۔ نیت کرنا۔ ۲۔ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر سارے منہ پر پھیرنا۔ ۳۔ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ہاتھ پھیرنا۔

تیمم کی سنتیں۔ بسم اللہ پڑھنا۔ ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔ انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا۔ زیادہ مٹی لگ جانے پر ہاتھوں کو جھاڑنا داڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا۔

تیمم کرنے کا طریقہ۔ پہلے نیت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لیے تیمم کرتا ہوں۔

پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ کر کے پاک مٹی یا کسی ایسی چیز پر جو زمین کی جنس سے ہو۔ (مٹی، ریت، سرمہ، پتھر، چونا، وغیرہ) ایک بار مار کر سارے منہ کا مسح کرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ پھر اسی طرح ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لے کر کہنیوں سمیت مسح کریں کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔

بعض ضروری مسائل تیمم۔ انگوٹھی۔ چھلے یا چوڑیاں پہنی ہوئی ہوں

تو انکو اتار کر یا ہٹا کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے ۔ جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہو نہ پگھلتی ہو۔ نہ نرم ہوتی ہو۔ وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمّم جائز ہے ۔ اگرچہ اس پر غبار نہ ہو ایسا پاک کپڑا کہ جس میں غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے غبار اڑتا نظر آئے ۔ اس سے تیمّم جائز ہے ۔

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ۔ اس سے تیمّم بھی جاتا رہتا ہے ۔ پانی کے میسر ہونے پر بھی تیمم جاتا رہتا ہے ۔

اوقات مکروہہ (۱) سورج نکلتے وقت ۔ (۲) غروب ہوتے وقت ۔ (۳) استواء کے وقت کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے ۔ (۴) طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک سوائے دو سنت فجر اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نفل نہیں پڑھنے چاہیئیں ۔ (۵) امام کے خطبۂ جمعہ کے لئے کھڑے ہونے سے لیکر فرض جمعہ تک کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے ۔

نوٹ :- طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب کے درمیانی وقت میں فجر کی سنتوں کے علاوہ نمازوں کی قضا پڑھ سکتا ہے ۔ اس طرح عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک بھی نمازوں کی قضا پڑھ سکتا ہے

شرائط نماز :- نماز کی چھ شرطیں ہیں ۔ ۱۔ طہارت یعنی نمازی کا بدن اور کپڑے پاک ہوں ۔ (۲) نماز کی جگہ پاک ہو ۔ ۳ ستر عورت یعنی بدن کا وہ حصہ جسکا چھپانا فرض ہے ۔ وہ چھپا ہوا ہو وہ مرد کے لئے ناف سے لیکر گھٹنے تک ہے اور عورت کے لئے ہاتھوں ، پاؤں اور چہرہ کے علاوہ سارا بدن ہے ۔ (۴) استقبال قبلہ یعنی منہ اور سینہ قبلہ کی طرف ہو ۔ (۵) وقت یعنی نماز کا وقت پر پڑھنا ۔ (۶) نیت کرنا ۔ دل کے پکے ارادہ کا نام نیت ہے ۔ زبان سے کہہ دینا مستحب ہے ۔

فائدہ نماز شروع کرنے سے پہلے مندرجہ بالا شرطوں کا ہونا ضروری ہے ۔

ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

نماز کے فرائض

نماز کے فرائض سات ہیں۔ (۱) تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا۔ (۲) قیام یعنی سیدھا کھڑا ہو کر نماز پڑھنا۔ فرض، وتر، سنت، فجر، عیدین کی نماز میں قیام فرض ہے۔ بلا عذر صحیح اگر یہ نمازیں بیٹھ کر پڑھے گا تو نہیں ہوگی۔ نفل نماز میں قیام فرض نہیں۔ (۳) قرأت مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر نوافل کی ہر رکعت میں فرض ہے۔ مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ (۴) رکوع کرنا۔ (۵) سجدہ کرنا (۶) قعدۂ اخیرہ۔ نماز پوری کرکے آخری التحیات میں بیٹھنا۔ (۷) خروج بصنعہ یعنی دونوں طرف سلام پھیرنا۔ ان فرضوں میں سے ایک بھی رہ جائے تو نماز نہیں ہوتی اگرچہ سجدۂ سہو کیا جائے۔

نماز کے واجبات

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی ہر رکعت میں ایک بار پوری الحمد پڑھنا۔ اس کے بعد فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور وتر و سنت و نفل کی ہر رکعت میں تین چھوٹی آیتیں یا وہ ایک آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو پڑھنا۔ قومہ یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔ جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ قعدہ اولیٰ یعنی تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا۔ دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔ قعدہ اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ پڑھنا۔ امام جب قرأت کرے بلند آواز سے یا آہستہ تو اس وقت مقتدی کا چپ رہنا سوائے قرأت۔ تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔ ترتیب قائم رکھنا۔ تمام ارکان سکون واطمینان سے ادا کرنا۔ امام کو فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتروں میں بلند آواز سے قرأت کرنا۔ ظہر، عصر میں آہستہ قرأت کرنا۔ عیدین کی نماز میں چھ تکبیریں زائد کہنا۔

نماز کے واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی۔ سجدہ سہو کرنے اور قصداً ترک کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہے۔

نماز کی سنتیں

تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔

ہتھیلیوں کا قبلہ رُخ ہونا۔ امام کا نماز کی تمام تکبیروں کو بُلند آواز سے کہنا۔ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔ ثنا۔ تعوذ، تسمیہ آہستہ پڑھنا۔ فاتحہ کے بعد آہستہ آمین کہنا۔ ایک رُخ سے دُوسرے رُکن میں جاتے وقت تکبیر کہنا ہر رکعت کے اوّل میں آہستہ بسم اللہ پڑھنا۔ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا۔ رکوع سجود میں تین بار تسبیح پڑھنا رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا اور ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا کہ انگلیاں کھلی رہیں۔ اور سر اور کمر برابر ہو جائے رکوع سے اُٹھتے وقت امام کا سمع اللہ لمن حمدہ" اور مقتدی کا ربنا لک الحمد کہنا (تنہا نماز پڑھنے والا دونوں کہے) سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھنا اور اٹھتے ہوئے اسکا برعکس کرنا۔ بازو کروٹوں سے اور پیٹ رانوں سے جدا رکھنا۔ (مگر جب صف میں ہوگا تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہونگے) کلائیاں زمین سے اُونچی رکھنا اور انگلیوں کا قبلہ رُخ ہونا اور ملی ہوئی ہونا دونوں سجدوں کے درمیان داہنا قدم کھڑا کر کے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھنا۔ ہاتھ کا رانوں پر رکھنا۔ سجدہ میں دونوں پاؤں کی تمام انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا۔ اور قبلہ رُخ ہونا۔ تشہد میں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا یوں کہ لا پر اٹھائے اور الا پر رکھ دے اور سب انگلیاں قبلہ رُو سیدھی کر دے۔ تشہد کے بعد درود شریف اور کوئی دعائے مسنونہ پڑھنا سلام دو بار کہنا پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف امام کا بُلند آواز سے سلام کہنا لیکن دوسرا پہلے کی نسبت کچھ آہستہ ہو۔ ان سنتوں میں سے اگر کوئی سُنت سہواً رہ جائے یا قصداً ترک کی جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی اور نہ ہی سجدہ سہو

واجب ہوتا ہے۔ ہاں قصداً چھوڑنے والا گنہگار ہوتا ہے۔

نماز کے مستحبات

دو پنجوں کے درمیان بقدر چار انگشت کا فاصلہ چھوڑنا رکوع و سجدوں میں تین بار سے زیادہ پانچ یا سات بار تسبیح کہنا قیام کے وقت سجدہ گاہ پر، رکوع میں دونوں پاؤں کی پشت پر، سجدہ میں ناک کے سرے پر، قعدہ میں اپنی گود پر، سلام میں اپنے شانوں پر نظر رکھنا۔ جمائی کے وقت منہ بند رکھنا اگر کھل جائے تو ہاتھ کی پشت سے ڈھکنا۔

مفسدات نماز

بھول کر یا قصداً کسی سے بات کرنا۔ کسی کو قصداً یا سہواً سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔ کسی کو چھینک کا جواب دینا امام کی بھول پر بیٹھ جا کہنا یا ہوں کہنا۔ اللہ تعالیٰ کا نام سن کر جل جلالہ، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر درود شریف بقصد جواب پڑھنا اگر بقصد جواب نہ ہو تو کوئی حرج نہیں اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دینا درد یا مصیبت کی وجہ سے آہ، اُف وغیرہ کہنا اور اگر بے اختیار مرض وغیرہ سے آہ، اوہ نکلی معاف ہے نماز پوری ہونے سے پہلے قصداً سلام پھیرنا اگر بھول کر پھیر دیا تو حرج نہیں نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے نماز میں قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا، اچھی یا بری خبر سن کر کچھ کہنا۔ قرأت یا اذکار نماز میں سخت غلطی کرنا کچھ کھانا پینا۔ ہاں دانتوں کے اندر کوئی چیز رہ گئی تھی اسکو نگل گیا اگر چنے کے برابر ہے نماز فاسد ہوگئی اور اگر چنے سے کم ہے تو فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی۔ بلا عذر سینہ کو قبلہ سے پھیرنا۔ بچہ کا عورت کی چھاتی چوسنا اور دودھ نکل آنا۔ عورت نماز میں تھی

مرد کا بوسہ لینا یا شہوت سے اس کے بدن کو چھونا۔ ان مفسدات میں سے
میں سے کسی مفسد کے ہونے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے لہٰذا خیال رکھیے۔

مکروہات نماز

کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اُٹھا لینا اگرچہ گرد سے بچانے کے لئے ہو۔ کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھا لینا۔ شدت کا پاخانہ یا پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریح کے وقت نماز پڑھنا۔ انگلیاں چٹخانہ۔ انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔ ادھر اُدھر مُنہ پھیر کر دیکھنا۔ آسمان کی طرف نظر اُٹھانا کسی کے مُنہ کے سامنے نماز پڑھنا جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اُسے پہن کر نماز پڑھنا۔ نمازی کے آگے یا داہنے بائیں یا سر پر تصویر کا ہونا۔ اُلٹا قرآن مجید پڑھنا۔ امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا۔ قبر کا سامنے ہونا اس طرح کہ درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو اگر بقدر سترہ کوئی چیز حائل ہو تو مکروہ نہیں اور اگر قبر دائیں یا بائیں ہے تو کچھ کراہت نہیں ان مکروہات میں سے کسی مکروہ کے ہونے سے نماز ناقص ہو جاتی ہے لہٰذا ان سے اجتناب کرے۔

سجدہ سہو کا بیان

جب نماز کا کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے یا کسی فرض میں تاخیر ہو جائے تو سجدہ سہو لازم ہے۔ امام کے سہو سے مقتدی کو سجدہ سہو لازم ہے۔ لیکن اگر مقتدی سے سہو

ہو جائے تو مقتدی کو سجدہ سہو لازم نہیں کیونکہ وہ امام کے تابع ہے۔
سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ میں تشہد اور درود پڑھنے کے بعد صرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے اس کے بعد تشہد، درود اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

نماز مسافر

مسافر وہ شخص ہے جو کم از کم ۵۷ میل کے سفر کے ارادہ سے اپنی بستی سے باہر نکل چکا ہو۔ اس پر واجب ہے کہ فقط فرض نماز میں قصر کرے۔ یعنی چار رکعت والے فرض کو ۲ پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے۔ سفر میں قصداً چار رکعت پڑھنے والا شخص گنہگار ہے۔ اگر مسافر شخص مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو چار ہی پڑھے گا ہاں البتہ نیت دو کی کرے گا اور امام کی مطابقت کی وجہ سے پڑھے گا چار۔ اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ مسافر جب تک اپنی بستی میں واپس نہ آئے مسافر ہی ہے۔ اور جس شہر یا بستی میں جائے گا اگر وہاں پندرہ روز سے کم رہنے کی نیت ہو تو قصر پڑھے گا اگر پندرہ روز یا زیادہ رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے گا قصر صرف چار رکعتوں والے فرضوں میں ہے۔ سنت اور وتر میں قصر نہیں۔ سفر میں سنتیں مکمل پڑھی جائیں۔

آذان کا بیان

پانچوں وقت کی فرض نمازوں کے لیے جس میں جمعہ بھی شامل ہے۔ آذان سنت مؤکدہ ہے آذان وقت پر کہنی چاہیئے اگر وقت سے پہلے کہہ دی تو دوبارہ کہی جائے۔ فاسق اور ناسمجھ بچے کی آذان مکروہ اور واجب الاعادہ ہے۔ اذان و اقامت

دونوں کی اجابت مستحب ہے۔ اجابت کا مطلب ہے سننے والا بھی وہی کلمات کہتا جائے اور اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتے وقت انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے۔ اور پہلی مرتبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور دوسری مرتبہ قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہے جو ایسا کرے گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی شفاعت فرمائیں گے اور اسکی بینائی کبھی نہ جائے گی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہے اور فجر کی آذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہے اور اقامت کے جواب میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَہَا اللّٰہُ وَاَدَامَہَا کہے۔

قبلہ رو کھڑے ہو کر انگلیاں کانوں میں ڈال کر اذان اسطرح کہنی چاہیے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ

اللہ بہت بڑا ہے ۔ اللہ بہت بڑا ہے ۔ اللہ بہت بڑا ہے ۔ اللہ بہت بڑا ہے ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ

اِلَّا اللّٰہُ ۔ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے

اللّٰہِ ۔ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

رسول ہیں ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں ۔ نماز کے لیے آؤ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

نماز کے لیے آؤ ۔ نجات پانے کے لیے آؤ ۔ نجات پانے کے لیے آؤ ۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔

اللہ بہت بڑا ہے ۔ اللہ بہت بڑا ہے ۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت داہنی طرف منہ کرنا اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں طرف منہ کرنا چاہیئے۔ اگر فجر کی آذان ہو تو حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہنا سنت ہے۔

اذان کی دعا

آذان کے بعد موذّن اور سامعین درود پاک پڑھیں کیونکہ ترمذی، مسلم، ابوداؤد اور مشکوٰۃ میں یہ حدیث پاک موجود ہے کہ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ۔ (جب موذن کو سنو تو اس طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو) درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ

اے اللہ اس دعوت تامہ اور صلوٰۃ قائم کے مالک تو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ

الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ

وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرما۔ اور انکو مقام محمود میں کھڑا کر

الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن اُنکی شفاعت نصیب فرما بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ نمازی کا بدن، کپڑے اور نماز کی جگہ پاک ہو۔ اور نماز کا وقت ہو گیا ہو پھر باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے دونوں

پاؤں کے درمیان چار پانچ انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور جو نماز پڑھنی ہو اُس کا دل سے ارادہ کرے اور زبان سے کہنا مستحب ہے، مثلاً نیت کی میں نے آج کی نماز ظہر کی چار رکعت نماز فرض یا سنت، نماز پڑھتا ہوں واسطے اللہ تعالیٰ کے مُنہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اگر امام کے پیچھے ہو تو کہے پیچھے اِس امام کے اور دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک لے جائے۔ اِسطرح کہ ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں اور انگلیاں نہ کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی ہوں بلکہ اپنی حالت پر ہوں۔ اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے اس طرح کہ داہنی ہتھیلی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل ہوں اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے اور ثنا پڑھے۔

ثنا

قیام سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ

ترجمہ پاک ہے تو اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں۔ تیرا نام برکت والا ہے۔ اور تیری

وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اگر جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے نماز شروع کرے تو ثنا پڑھ کر خاموش رہے اور امام کی قرأت سُنے اور اگر تنہا ہو تو ثنا کے بعد تعوذ، تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے۔

تعوذ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔

تسمیہ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

سورۂ فاتحہ: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مٰلِکِ یَوۡمِ

سب تعریف اللہ کے لیئے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے بڑا مہربان

الدِّیۡنِ ۝ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۝ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ

نہایت رحم والا۔ قیامت کے دن کا مالک (اے اللہ) ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور

صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۝ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا

الضَّآلِّیۡنَ۔ تجھی سے مدد مانگتے ہیں ہمکو سیدھا راستہ چلا۔ ان لوگوں کا راستہ

جن پر تو نے انعام کیا نہ اُن لوگوں کا راستہ جو تیرے غضب میں مبتلا ہوئے اور نہ گمراہوں کا۔

سورۂ اخلاص: قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمۡ یَلِدۡ ۝ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ۝

کہو وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا

وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝

اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور کوئی بھی اُسکا ہمسر نہیں۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ کی انگلیوں سے مضبوط پکڑے اور اتنا جھکے کہ سر اور کمر برابر ہو جائیں۔ اور کم سے کم تین بار کہے۔

تسبیح رکوع: سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ ۝

پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا۔

اگر جماعت ہو تو پھر رکوع سے اٹھتے وقت صرف امام تسمیع کہے۔

قومہ: پھر دونوں ہاتھ چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور مقتدی تحمید کہے۔

تحمید رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ط

اے میرے پروردگار سب تعریف تیرے ہی لئے ہے۔

تنہا نماز پڑھنے والا تسمیع و تحمید دونوں کہے اور پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے پھر ناک اور پیشانی خوب جمائے۔ اور چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے اور مرد بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو زمین پر جمے ہوں اور کم سے کم تین بار پڑھے۔

سجدہ کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ط

پاک ہے میرا پروردگار بہت بلند۔

جلسہ

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ سے اسطرح اٹھے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھائے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھے اور داہنا قدم کھڑا کر کے رکھے اور اسکی انگلیاں قبلہ رو ہوں اور ہاتھ رانوں گھٹنوں کے قریب رکھے اور انکی انگلیاں بھی قبلہ رخ ہوں۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا

دوسرا سجدہ: اسی طرح دوسرا سجدہ کرے اور پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔

قیام تسمیہ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر اسی طرح رکوع و سجود کرے لیکن امام کے پیچھے متقدی بسم اللہ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ نہیں پڑھے گا۔ خاموش کھڑا رہے گا۔

قعدہ دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اسی طرح بیٹھ جائے جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا

تشہد اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰةُ وَالطَّيِّبٰتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے

اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ

لیے ہیں سلام ہو تم پر اے نبیؐ اور اللہ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ

عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ کے نیک بندوں پر ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝

معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں

جب تشہد میں کلمہ لا پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور اِلّا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر دے اگر دو رکعت والی نماز ہو تو تشہد کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر چار رکعت والی نماز ہو تو تشہد کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے اور دونوں رکعتوں میں اگر فرض ہوں تو صرف بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر قاعدہ کے مطابق رکوع و سجود کرے اور اگر سنت و نفل ہوں

تو بسم اللہ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ بھی پڑھے، لیکن امام کے پیچھے مقتدی تسمیہ اور سورۃ فاتحہ نہیں پڑھے گا۔ وہ خاموش کھڑا رہے گا۔ پھر چار رکعتیں پوری کر کے بیٹھ جائے اور تشہد درود شریف اور دعا پڑھے اور سلام پھیرے۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

الٰہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر صلوٰۃ بھیج جس طرح تو نے صلوٰۃ

وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

بھیجی حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ الٰہی برکت دے

اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ

حضرت محمدؐ کو اور حضرت محمدؐ کی آل کو جس طرح تو نے برکت دی حضرت ابراہیم کو اور حضرت ابراہیم

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ

کی آل کو بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے میرے پروردگار مجھکو نماز کا پابند بنائے اور میری اولاد

تَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

کو بھی اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما۔ اور میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخش دے

اس روز جبکہ (عملوں کا) حساب ہونے لگے۔

پھر نماز ختم کرنے کے لئے ایک بار دائیں اور پھر بائیں طرف منہ کر کے سلام کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ط

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت

داہنی طرف کے سلام میں داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے

کہ میں انکو سلام کر رہا ہوں ۔ اور بائیں طرف کے سلام میں بائیں طرف کے نمازیوں اور فرشتوں کی نیت کرے جس طرف امام ہو اس طرف امام کی نیت بھی کرے ۔ اور اسی طرح امام بھی دونوں طرف کے سلاموں میں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرے اور جب تنہا ہو تو دونوں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے ۔ یہ نماز پڑھنے کا طریقہ مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے چند باتوں میں فرق ہے عورت تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک اٹھائے گی اور کپڑے سے باہر نہ نکالے گی ۔ قیام میں سینے پر ہاتھ باندھے گی اور ہتھیلی پر ہتھیلی رکھے گی ۔ رکوع میں کم جھکے گی اور گھٹنوں کو جھکائے گی اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گی مگر ان کو پکڑے گی نہیں اور انگلیاں کشادہ نہ رکھے گی ۔ رکوع وسجود سمٹ کر کریگی سجدہ میں پیٹ ران سے اور ران پنڈلی سے ملائیگی اور ہاتھ زمین پر بچھائے گی ۔ التحیات میں بیٹھتے وقت دونوں پاؤں داہنی طرف یا بائیں طرف نکال کر سرین پر بیٹھے گی اور انگلیاں ملا کر رکھیگی باقی سب کچھ اسی طرح کرے گی ۔

نماز وتر

نماز وتر واجب ہے اگر یہ چھوٹ جائے تو اسکی قضا لازم ہے ۔ اسکا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے صبح صادق تک ہے ۔ بہتر یہ ہے کہ آخر رات میں تہجد کے ساتھ پڑھی جائے لیکن جس کو خوف ہو کہ اٹھ نہیں سکے گا ۔ وہ عشاء کی نماز کے ساتھ سونے سے پہلے پڑھ لے ۔ اسکی تین رکعتیں ہیں ۔ دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ کیا جائے اور تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے ۔

تیسری رکعت میں تسمیہ سورۃ فاتحہ، اور سورۃ پڑھ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت آہستہ پڑھے کہ یہ واجب ہے۔

دُعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں

وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ

اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی

اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لئے ہی

عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط۔

نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف دوڑتے ہیں اور خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

حصہ دوم نماز جنازہ

نیت کی میں نے اس نماز کی پڑھتا ہوں واسطے اللہ تعالیٰ کے چار تکبیر نماز جنازہ فرض کفایہ ثنا واسطے اللہ تعالیٰ کے درود واسطے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دعا واسطے اس میت کے پیچھے اس امام کے منہ طرف کعبہ شریف

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اللہ بہت بڑا ہے

یہ پہلی تکبیر ہے پھر یہ پڑھیے۔

سُبحانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمدِكَ وَتَبارَكَ اسمُكَ وَتَعالىٰ جَدُّكَ

پاک ہے تو اللہ میں تجھ کو تیری پاکیزگی کے ساتھ یاد کرتا ہوں اور تیری تعریف کے ساتھ مبارک ہے

وَجَلَّ ثَناؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيرُكَ۔

تیرا نام اور بلند ہے۔ تیری شان اور بزرگ ہے تیری تعریف اور تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں

اَللّٰهُ اَكبَرُ ط

اللہ بہت بڑا ہے

یہ دوسری تکبیر ہے پھر یہ درود شریف پڑھیے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيتَ وَسَلَّمتَ وَبَارَكتَ

اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج جسطرح

وَتَرَحَّمتَ عَلىٰ اِبرَاهِيمَ وَعَلىٰ آلِ اِبرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ط

تو نے درود اور سلامتی اور برکت دی اور نہایت ہی رحمت اور شفقت کی تو نے حضرت ابراہیم اور آل

ابراہیم پر یقیناً تو خوبیوں والا بزرگی والا ہے۔

تیسری تکبیر، پھر یہ دعا پڑھیے۔

اَللّٰهُمَّ اغفِر لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا

اے اللہ ہمارے زندوں اور ہمارے مردوں اور ہمارے حاضر اور ہمارے غائب اور

وَذَكَرِنَا وَاُنثَانَا اَللّٰهُمَّ مَن اَحيَيتَهُ مِنَّا فَاَحيِهِ عَلىٰ الاِسلَامِ ط وَمَن

چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت سب کو بخشدے اے اللہ ہم میں سے جسکو زندہ رکھے دین

تَوَفَّيتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلىٰ الاِيمَانِ ط

اسلام پر قائم رکھ اور جسکو موت دے ہم میں سے ایمان پر مار۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اللہ بہت بڑا ہے۔

چوتھی تکبیر اس کے بعد دائیں بائیں سلام پھیرے اگر میت لڑکے کی ہو تو یہ دعا پڑھیے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّا

اے اللہ اس کو ہمارے لیئے میر منزل بنادے اور کر اسکو ہمارے لیئے

جْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ط

باعث اجر اور ذخیرہ اور کر ہمارے لئے شفارش کرنے والا اور شفارش قبول کیا گیا۔

اگر میت لڑکی کی ہو تو میت پر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّا

اے اللہ اس لڑکی کو ہمارے لیئے پیش رو بنادے اسکو ہمارے لیئے اجر اور ذخیرہ بنا اور اسکو

جْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً ط

ہمارے لیئے شفارش کرنیوالی بنا اور اسکی شفارش قبول کر۔

ازالہ غلط فہمی

حدیث پاک میں آتا ہے۔ لَا جُمُعَۃَ وَلَا تَشْرِیْقَ وَلَا فِطْرَ وَلَا اَضْحٰی اِلَّا فِیْ مِصْرٍ جَامِعٍ یعنی مصر جامع کے بغیر جمعہ، عید الفطر اور عید الاضحیٰ نہیں ہوتی اور مصر جامع کی تعریف میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے۔ امام ابو یوسف کا ایک قول ہے کہ یہی زیادہ مشہور ہے اور اس پر علماء کا عمل ہے۔

اِذَا اجْتَمَعُوْا فِیْ اَکْبَرِ مَسَاجِدِھِمْ لَا تَسَعُھُمْ جس وقت وہ اپنی مساجد میں سے بڑی مسجد میں جمع ہوں تو سما نہ سکیں۔

کہ مصر جامع سے مراد وہ شہر ہے۔ کہ جس میں کم از کم تین مساجد ہوں اور جب اس شہر کے بالغ بڑی مسجد میں اکٹھے ہوں تو اس میں سما نہ سکیں۔ مقام افسوس ہے کہ آج کے اس دور میں ہر شخص اپنے آپ کو مفتی سمجھنے لگا ہے اور جہاں چند گھر ہوئے وہیں جمعہ شروع کر دیا گیا۔ اس طرح عیدین کے لیئے بھی وہی شرائط ہیں جو جمعہ کے لیئے ہیں اور جہاں جمعہ نہیں ہوتا وہاں عیدین بھی نہیں ہوتیں

نماز عید کا طریقہ

:۔ پہلے نیت کرے۔ دو رکعت نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ واجب پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔ اور ثنا پڑھیں اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے تین تکبیریں کہے دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دے اور تیسری کے بعد باندھ لے پھر امام بلند آواز سے سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع و سجود کریگا۔ دوسری رکعت میں فاتحہ و قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے امام و مقتدی ہاتھ اٹھا کر تین تکبیریں کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر کہتے وقت ہاتھ کانوں تک نہ اٹھائیں بلکہ رکوع میں جائیں اور قاعدے کے مطابق نماز پوری کریں۔

کلماتِ تکبیر

:۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ نویں ذی الحج کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک ہر نماز کے فوراً بعد یہی تکبیر ایکبار کہنا واجب اور تین بار کہنا افضل ہے۔ اِسے تکبیر تشریق کہتے ہیں۔

نماز اشراق اس نماز کی بڑی فضیلت ہے اس کے پڑھنے والے کو پورے حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ صرف چار رکعتیں ہیں کہ نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھنے کے بعد ذکر الٰہی کرتا رہے جب آفتاب بلند ہو جائے تو یہ پڑھے۔ علما کا قول ہے کہ رزق کی وسعت کے لئے نماز اشراق مجرب ہے۔ دو دو کر کے پڑھے پہلی رکعت ایک دفعہ الحمد گیارہ دفعہ آیت الکرسی پڑھے۔ دوسری رکعت میں ایک دفعہ الحمد شریف گیارہ دفعہ قل شریف پڑھے۔ پھر جب دوسری دو رکعت شروع کرے تو پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد۔ والشمس والضحٰی پڑھے اور دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ الضحٰی پڑھے اگر یہ سورتیں یاد نہ ہوں کوئی سورۃ پڑھ لے

نماز چاشت اس نماز کی بہت ہی فضیلت ہے۔ ہمیشہ پڑھنے والے کے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں اور اس کے واسطے جنت میں سونے کا محل ہوگا۔ اس نماز کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ افضل بارہ ہیں اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال تک ہے ان میں کوئی سورۃ پڑھ سکتا ہے

نماز اوابین اس میں چھ رکعت ہیں۔ شام کو نماز پڑھنے کے بعد پڑھنی چاہیئے ان کے لئے کوئی سورۃ خاص نہیں کوئی سی سورۃ پڑھی جا سکتی ہے۔

نماز تہجد: عشا کی نماز کے بعد رات کو سو کر اٹھنے کے بعد جو نماز

پڑھی جاتی ہے اُسے تہجد کہتے ہیں اس نماز کی بڑی فضیلت ہے اس کی کم ازکم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں بہتر تو یہ ہے کہ نماز تہجد میں سورۃ یٰسین پڑھی جائے۔ یا پھر قل شریف پڑھا جائے۔ قل شریف پڑھنے کے دو طریقے ہیں۔ یا تو ہر رکعت میں تین تین دفعہ یا پھر پہلی رکعت میں بارہ دفعہ دوسری میں گیارہ دفعہ دو دو رکعت کر کے پڑھے اور اس طرح ہر رکعت میں کم کرتا چلا جائے۔ چونکہ اس کی زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہیں۔ اس لئے آخری رکعت میں قل شریف ایک دفعہ جا کر رہے گا۔

نماز تسبیح

اس نماز کے بے انتہا اجر و ثواب ہے اس کی چار رکعتیں ہیں۔ مکروہ وقت کے علاوہ جب چاہے پڑھ سکتا ہے۔ بہتر یہ ہے۔ کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے۔ ثنا کے بعد پندرہ دفعہ یہ کلمہ پڑھے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ پھر تعوذ اور تسمیہ اور سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر دس بار یہی کلمہ پڑھے پھر رکوع سے اٹھ کر تسمیع و تحمید کے بعد دس بار یہی کلمہ پڑھے پھر سجدے میں جاکر سجدے کی تسبیح کے بعد دس بار پھر سجدے سے اٹھ کر جلسہ میں دس بار پھر دوسرے سجدے میں تسبیح کے بعد دس بار پھر دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پہلے پندرہ بار پھر اسی ترتیب سے چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں پچھتر بار

اور چاروں رکعتوں میں تین سو بار یہ کلمہ پڑھا جائے گا۔

ایمان مفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ

میں ایمان لایا اللہ پر اس کے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت

خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ

کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر کا خالق اللہ ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَ

ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ ہے وہ ساتھ اپنے ناموں اور صفات

قَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ؕ

اپنی کے اور قبول کیا میں نے اس کے تمام احکام کو اقرار کرتا ہوں میں ساتھ زبان کے اور یقین

کرتا ہوں دل کے ساتھ۔

شش کلمے

اوّل کلمہ طیّب۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ

نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے محمد اللہ کے رسول ہیں۔

دوم کلمہ شہادت اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ

میں اقرار کرتا ہوں اس بات کا کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے

لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

ایک ہے وہ نہیں ہے کوئی شریک اس کا اور گواہ ہیں اس بات کا کہ محمد بندہ ہے اسکا اور رسول ہے اسکا

سوم کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

پاک ہے اللہ سب تعریف اللہ کو ہے اور نہیں کوئی قابل عبادت کے

اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

سوا اللہ کے اور بہت بڑا ہے اور نہیں بچنا گناہ سے اور نہ قوت نیک کام

کی مگر ساتھ اللہ مدد والے کے بلند ہے بڑا ہے ۔

چہارم کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس

الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط

کے لیئے ہے بادشاہی اور اسی کے لیئے تعریف ہے ۔ وہ زندہ کرتا ہے

ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى

اور وہ زندہ ہے اسکو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی بڑے جلال اور بزرگی

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

والا ہے اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

پنجم کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا

میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں ۔ جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو

اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ

میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر کیا یا چھپ کر یا ظاہر ہو کر اور میں

الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ

اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جسکو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے

عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا

بھی جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا ہے اور

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط.

عیبوں کو چھپانے والا اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت

نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے.

ششم کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں کسی کو تیرا شریک بناؤں

اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ

جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جسکو میں نہیں

عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِیْبَةِ

جانتا میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے شرک سے اور

وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِیْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ

جھوٹ اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے بہتان

كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا

کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں.

ملنے کا پتہ

مکتبہ سلطانیہ رضویہ جامع مسجد بلال رضوی خوشاب

متفرق

نیت:۔ نیت اصل میں دل کے ارادے کا نام ہے اور یہی شرط اور نماز کا فرض اول ہے۔ اس لیے جب امام کے ساتھ تکبیرِ تحریمہ کہی جائے گی زبان سے نیت کے الفاظ نہ بھی کہے تو بھی اصل فرض ادا ہو جائے گا۔ البتہ زبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔ اور جب امام رکوع میں ہو تو نمازی جو رکوع میں جماعت کیساتھ شامل ہو گا۔ اسے چاہیے کہ زبان سے الفاظ نہ دہرائے بلکہ تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لے فوراً دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں شامل ہو جائے۔

رکعت کا رہ جانا:۔ بعض ناواقف نمازی زبان سے الفاظ دہراتے ہیں۔ امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ دیتا ہے۔ اس طرح نمازی کی رکعت جماعت سے رہ جاتی ہے۔

تکبیر میں احتیاط:۔ جب امام رکوع میں ہو تو رکوع میں شامل ہونے کے لیے نمازی کو چاہیے کہ ایک تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ یہ تکبیر تحریمہ ہو گی جو کہ افتتاح نماز ہے۔ دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں شامل ہو۔

ایک تکبیر کہہ کر رکوع میں شامل ہونے سے یہ تکبیر انتقال رکوع کی تکبیر شمار ہو گی جو کہ سُنت ہے۔ اُصل فرض رہ جائے گا جس سے نماز نہیں ہو گی

اپنے کرم فرماؤں سے اپیل

مکتبہ سلطانیہ رضویہ خوشاب

ضلع خوشاب میں اہلسنت وجماعت کا اشاعتی ادارہ ہے جو کہ خالصتاً مذہبی اشاعت کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ جہاں بازار سے نہایت ہی سستے داموں ہر قسم کی مذہبی، روحانی کتب احادیث، تفسیر، سیرت، تاریخ، فقہ وغیرہ دستیاب ہیں۔ لہٰذا ادارہ سے تعاون فرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔

منجانب:

ناظم مکتبہ سلطانیہ رضویہ۔ خوشاب